فیضانِ رمضان قسط نمبر 6

جنّت کا انوکھا درخت

کُل صفحات 19

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جنّت کا اَنوکھا دَرَخت

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: قِیامت کے روز **اللہ** عزَّوَجَلَّ کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص عرشِ الٰہی کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی یا رسولَ **اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سنَّت زندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے **دُرُود شریف** پڑھنے والا۔ (اَلْبُدُوْرُ السَّافِرَۃ ص ۱۳۱ حدیث ۳۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نفل روزوں کے دینی و دُنیوی فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فرض روزوں کے عِلاوہ **نَفْل روزوں** کی بھی عادت بنانی چاہئے کہ اس میں بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں اور ثواب تو اِتنا ہے کہ مت پوچھو بات! آدمی کا جی چاہے کہ بس روزے رکھتے ہی چلے جائیں۔ **دینی فوائد** میں ایمان کی حِفاظت، جہنّم سے نَجات اور جنّت کا حُصول شامل ہیں اور جہاں تک **دُنیوی فوائد** کا تَعَلُّق ہے تو دن کے اندر کھانے پینے میں صَرف ہونے والے وَقْت اور اَخراجات کی بچت، پیٹ کی اِصلاح اور بَہُت سارے اَمراض سے حِفاظت کا سامان ہے۔ اور تمام فوائد کی اَصل یہ ہے کہ روزے دار سے **اللہ** عزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔

روزہ داروں کے لئے بخشش کی بِشارت!

اللہ تبارَکَ وَ تَعَالٰی پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 35 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۳۵﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کیلئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔ (پ۲۲، الاحزاب:۳۵)

وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ (ترجمہ: اور روزے والے اور روزے والیاں) کی تفسیر میں حضرتِ علّامہ ابُوالْبَرَکات عبد اللہ بن احمد نَسَفی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں: اس میں فرض اور نَفْل دونوں قسم کے روزے داخل ہیں۔ مَنقول ہے: جس نے ہر مہینے اَیّامِ بِیْض (یعنی چاند کی 13، 14، 15 تاریخ) کے تین روزے رکھے وہ روزے رکھنے والوں میں شُمار کیا جاتا ہے۔

(تفسیرِ مَدارِک ج۲ ص۳۴۵)

اللہ تبارَکَ وَتَعَالٰی پارہ 29 سُوْرَۃُ الْحَآقَّہ کی آیت نمبر 24 میں ارشاد فرماتا ہے:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓــٴًـا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿۲۴﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صِلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔

حضرتِ شاہ عبدُالعزیز مُحَدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی آیتِ کریمہ کے اِس حصّے: (گزرے ہوئے دنوں میں) کے تحت لکھتے ہیں: یعنی دنیا کے دنوں میں سے گزشتہ دنوں میں یا ان دنوں میں جو کہ کھانے اور پینے سے خالی تھے اور وہ رَمَضانُ الْمُبارَك کے روزوں کے دن ہیں اور دوسرے مَسنون روزوں کے اَیّام جیسے اَیّامِ بِیْض (یعنی چاند کی 13، 14، 15 تاریخ)، عَرَفہ (یعنی 9 ذُو الْحِجَّۃِ الْحرام) کا دن، روزِ عاشورا، پیر کا دن، جُمعرات کا دن اور شبِ بَراءَت کا دن وغیرہ۔

(تفسیرِ عزیزی ج۲ص۱۰۳) **حضرتِ** سیِّدُنا امام مُجاہد علیہ رحمۃ اللّٰہِ الواحد فرماتے ہیں: فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَۃِ ﴿۲۴﴾ (گزرے ہوئے دنوں میں) سے مُراد روزوں کے دن ہیں اب مطلب یہ ہوا کہ تم کھاؤ اور پیو اس کے بدلے میں جو تم نے روزے کے دنوں میں **اللہ** تعالٰی کی رضا میں خود کو کھانے پینے سے روکا۔ (لہٰذا جنت میں کھانا پینا دنیا میں کھانے پینے سے رُکنے کا بدل ہوجائے گا) (تفسیر رُوحُ البَیان ج۷ص۱۴۳)

ماہِ رمضانِ مبارک کے تیرہ حُروف کی نسبت سے نفلی روزوں کے فضائل پر 13 فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

۱ جنت کا انوکھا درخت

جس نے ایک نَفْل روزہ رکھا اُس کیلئے جنّت میں ایک دَرَخْت لگا دیا جائے گا جس کا پھل **انار** سے چھوٹا اور سیب سے بڑا ہوگا، وہ شہد جیسا میٹھا اور خوش ذائِقہ ہوگا، **اللہ** عزوجل بروزِ قِیامت روزہ دار کو اُس دَرَخْت کا پھل کِھلائے گا۔ (مُعْجَم کَبِیْر ج۱۸ ص۳۶۶ حدیث ۹۳۵)

۲ 40 سال کا فاصلہ دوزخ سے دوری

جس نے ثواب کی اُمّید رکھتے ہوئے **ایک نَفْل روزہ** رکھا **اللہ** عزوجل اُسے دوزخ سے چالیس سال (کی مَسافت کے برابر) دُور فرما دے گا۔

(جَمعُ الجَوامع ج۷ص۱۹۰ حدیث ۲۲۲۵۱)

۳ دوزخ سے 50 سال کی مسافت تک دُوری

جس نے رِضائے الٰہی عزوجل کیلئے ایک دن کا نَفْل روزہ رکھا تو **اللہ** عزوجل اُسکے اور دوزخ کے درمیان ایک تیز رفتار سُوار کی پچاس سالہ مَسافَت (یعنی فاصلے) تک دُور فرما دے گا۔

(کَنزُ العُمّال ج۸ ص۲۵۵ حدیث ۲۴۱۴۹)

www.dawateislami.net

٤ زمین بھر سونے سے بھی زیادہ ثواب

اگر کسی نے ایک دِن نَفْل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے جب بھی اِس کا ثواب پُورا نہ ہوگا، اِس کا ثواب تو قِیامت ہی کے دِن ملے گا۔

(اَبو یَعْلٰی ج٥ ص٣٥٣ حدیث ٦١٠٤)

٥ جہنّم سے بہت زیادہ دُوری

جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ایک دن کا فرض روزہ رکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنّم سے اتنا دُور کردے گا جتنا ساتوں زمینوں اور آسمانوں کے مابَین (یعنی درمیان) فاصِلہ ہے۔ اور جس نے ایک دن کا نَفْل روزہ رکھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنّم سے اتنا دُور کردے گا جتنا زمین و آسمان کا درمیانی فاصِلہ ہے۔

(مَجْمَعُ الزَّوائِد ج٣ ص٤٤٥ حدیث ٥١٧٧)

٦ کوّا بچپن تا بُڑھاپا اُڑتا رہے یہاں تک کہ

جس نے ایک دن کا روزہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل کرنے کیلئے رکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنّم سے اتنا دُور کردے گا جتنا کہ ایک کوّا جو اپنے بچپن سے اُڑنا شُروع کرے یہاں تک کہ بوڑھا ہوکر مَرجائے۔

(اَبو یَعْلٰی ج١ ص٣٨٣ حدیث ٩١٧)

٧ روزے جیسا کوئی عمل نہیں

حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے عَرض کی: "یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے ایسا عمل بتائیے جس کے سَبَب جنّت میں داخِل ہوجاؤں۔" فرمایا: "روزے کو خود پر لازم کرلو کیونکہ اس کی مِثْل کوئی عمل نہیں۔" راوی کہتے ہیں: "حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے گھر دن کے وَقْت مہمان کی آمد کے علاوہ کبھی دُھواں نہ دیکھا گیا (یعنی آپ دن کو کھانا کھاتے ہی نہ تھے روزہ رکھتے تھے)۔"

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج٥ ص١٧٩ حدیث ٣٤١٦)

www.dawateislami.net

٨ روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے

صُومُوا تَصِحُّوا۔ یعنی روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے۔

(مُعجَم اَوسَط ج٦ ص١٤٦ حدیث٨٣١٢)

٩ محشر میں روزہ داروں کے مزے

قیامت کے دن جب روزے دار قبروں سے نکلیں گے تو وہ روزے کی بُو سے پہچانے جائیں گے، ان کے لئے دسترخوان لگایا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا: ''کھاؤ! کل تم بھوکے تھے، پیو! کل تم پیاسے تھے، آرام کرو! کل تم تھکے ہوئے تھے۔'' پس وہ کھائیں گے پئیں گے اور آرام کریں گے حالانکہ لوگ حساب کی مَشَقَّت اور پیاس میں مُبتَلا ہوں گے۔

(جَمْعُ الْجَوامِع ج١ ص٣٣٤ حدیث٢٤٦٢)

١٠ ....تو وہ جنت میں داخل ہوگا

جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے ہوئے انتقال کر گیا تو وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ اور جس نے کسی دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے روزہ رکھا، اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ داخلِ جنّت ہوگا۔ اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے صَدَقہ کیا، اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ داخلِ جنت ہوگا۔

(مُسند امام احمد ج٩ ص٩٠ حدیث٢٣٣٨٤)

١١ جب تک روزے دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عُمارہ بنت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: سلطانِ دو جہان، شَہَنْشاہِ کون و مکان، رَحْمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میرے یہاں تشریف لائے، میں نے کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا: ''تم بھی کھاؤ!'' میں نے عرض کی: ''میں روزے سے ہوں۔'' تو فرمایا: ''جب تک روزے دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اُس روزہ دار کے لئے دُعائے مَغْفِرت کرتے رہتے ہیں۔''

(ترمذی ج٢ ص٢٠٥ حدیث٧٨٥)

www.dawateislami.net

۱۲ ہڈّیاں تسبیح کرتی ہیں

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ بِلال رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ارشاد فرمایا: ''اے بِلال! (رضی اللہ تعالٰی عنہ) آؤ ناشتہ کریں۔'' تو (حضرتِ سیِّدُنا) بِلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: ''میں روزے سے ہوں۔'' تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''ہم اپنا رِزْق کھا رہے ہیں اور بِلال (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کا رِزْق جنّت میں بڑھ رہا ہے۔'' پھر فرمایا: ''اے بِلال! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جتنی دیر تک روزہ دار کے سامنے کچھ کھایا جائے تب تک اُس کی ہڈّیاں تسبیح کرتی ہیں، اسے فِرِشتے دُعائیں دیتے ہیں۔'' (ابنِ ماجه ج۲ ص ۳۴۸ حديث ۱۷۴۹)

۱۳ روزے میں مرنے کی فضیلت

''جو روزے کی حالت میں مَرا، اللہ تعالٰی قِیامت تک کیلئے اُس کے حساب میں روزے لکھ دے گا۔''

(اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج۳ ص۵۰٤ حديث ۵۵۵۷)

نیک کام کے دوران مرنے کی سعادت

خوش نصیب ہے وہ مسلمان جسے روزے کی حالت میں موت آئے بلکہ کسی بھی نیک کام کے دَوران موت آنا اچّھی بات ہے۔ مَثَلاً باوُضُو یا دورانِ نَماز مرنا، سفرِ مدینہ کے دَوران رُوح قَبْض ہونا، دَورانِ حج مکۂ مکرّمہ زادَھَا اللہ شَرَفاً وَّ تَعظِیْماً، مِنٰی، مُزْدَلِفہ یا عَرَفات شریف میں اِنْتِقال، دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرے سفر کے دَوران دنیا سے رُخصت ہونا، یہ سب عظیم سعادتیں ہیں جو کہ صِرْف خوش نصیبوں کو حاصِل ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی نیک تمنّائیں بیان کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا خَیثَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان اِس بات کو پسند کرتے تھے کہ کسی اچّھے کام مَثَلاً حج، عُمرہ، غَزوہ (جِہاد)، رَمَضان کے روزے وغیرہ کے دَوران موت آئے۔'' (حِلْيَةُ الْاَولياء ج٤ ص١٢٣)

www.dawateislami.net

کالو چاچا کی ایمان افروز وفات

نیک کام کے دَوران موت سے ہم آغوش ہونے کی سعادت صِرف مُقدّر والوں کا حِصّہ ہے۔ اِس ضِمن میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے اجتماعی سنّتِ اعتکاف کی ایک **مَدَنی بہار** مُلاحظہ فرمایئے اور زندگی بھر کیلئے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ رہنے کا عَزْمِ مُصَمَّم کرلیجئے۔ مدینۃُ الْاَولیا **احمد آباد** شریف (گجرات، الھند) کے **کالو چاچا** (عمر تقریباً 60 برس) رَمَضانُ الْمُبارَک (۱۴۲۵ھ، 2004ء) کے آخری عَشرے میں شاہی مسجِد (شاہِ عالم، احمد آباد شریف) میں **مُعتَکِف** ہوگئے۔ یوں تو یہ پہلے ہی سے مَدَنی ماحول سے وابَستہ تھے مگر **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ اعتِکاف پہلی ہی بار کیا تھا۔ **اِعتِکاف** میں بَہُت کچھ سیکھنے کا موقع مِلا اور ساتھ ہی ساتھ **دعوتِ اسلامی** کے **72 مَدَنی اِنعامات** میں سے **پہلی صَف میں نَماز** پڑھنے کی ترغیب والے دوسرے **مَدَنی اِنعام** پر عمل کا خوب جذبہ ملا۔ 2 شوال المکرّم یعنی **عیدُ الْفِطْر** کے دوسرے روز، سنّتوں کی تربیت کے تین دن کے مَدَنی قافِلے میں **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیا۔ **مَدَنی قافِلے** سے واپَسی کے پانچ یا چھ دن بعد یعنی 11 شوال المکرّم ۱۴۲۵ھ 24 نومبر 2004ء کو کسی کام سے بازار جانا ہوا، گو مصروفیت تھی مگر تاخیر کی صورت میں **پہلی صَف** فوت ہونے کا خَدشہ تھا، لہٰذا سارا کام چھوڑ کر مسجِد کا رُخ کیا اور اذان سے قَبل ہی **مسجِد** میں پہنچ گئے، وُضو کر کے جُوں ہی کھڑے ہوئے فوراً گر پڑے، **کلِمہ شریف** اور **دُرُودِ پاک** پڑھتے ہوئے اُن کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی، اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ سُبْحٰنَ اللہ! جس کو مَرتے وَقْت کَلِمہ شریف پڑھنے کی سعادت نصیب ہوجائے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا **قَبر و حَشر** میں بیڑا پار ہے۔ چُنانچِہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، مالِکِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: ''جس کا آخِری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ہو، وہ داخِلِ جنّت ہوگا۔'' (ابو داوٗد ج ۳ ص ۲۵۵ حدیث ۳۱۱۶) مزید دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سنئے: انتِقال کے چند روز بعد ان کے فَرزند نے خواب میں دیکھا

کہ **والِدِ مرحوم** سفید لباس میں ملبوس سَر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے مُسکراتے ہوئے فرما رہے ہیں: **بیٹا!** دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں لگے رہو کہ اِسی مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھ پر کرم ہوا ہے۔

موت فضلِ خدا سے ہو ایمان پر، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتِکاف

رب کی رَحمت سے جنّت میں پاؤ گے گھر، مَدنی ماحول میں کرلو تم اعتِکاف (وسائلِ بخشش ص ۶۴۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

سخت گرمی میں روزے کی فضیلت (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مُکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابوموسٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ایک سَمُندری جہاد میں بھیجا۔ ایک اندھیری رات میں جب کشتی کے بادبان اُٹھا دیئے گئے تو ہاتِفِ غیب نے پکارا: ''اے سفینے والو! ٹھہرو! کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذِمّۂ کرم پر کیا لیا ہے؟'' حضرتِ سیِّدُنا ابوموسٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''اگر تم بتا سکتے ہو تو ضَرور بتاؤ۔'' اُس نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذِمّۂ کرم پر لے لیا ہے کہ جو شدید گرمی کے دن اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے پیاسا رکھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے سخت پیاس والے دن (یعنی قیامت میں) سیراب کرے گا۔'' راوی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوموسٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عادت تھی کہ سخت گرمی کے دن روزہ رکھتے تھے۔ (اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب ج۲ ص۵۱ حدیث۱۸)

قیامت میں روزہ دار کھائیں گے

تابعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن رَباح اَنصاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں، میں نے ایک راہِب سے سنا: ''قِیامت کے دن دسترخوان بچھائے جائیں گے، سب سے پہلے روزے دار اُن پر سے کھائیں گے۔''

(ابنِ عَساکِر ج۵ص ۵۳۴)

عاشوراکے روزے کے فضائل

"شہیدِ کربلا" کے نو حُروف کی نسبت سے عاشورا کو واقع ہونے والے 9 اہم واقعات

﴿۱﴾ **عاشورا** (یعنی 10 محرَّمُ الحرام) کے دن حضرت سیِّدُنا **نوح** علٰی نبیِّنا وعلیہ الصّلٰوۃ والسّلام کی کشتی کوہِ جودی پر ٹھہری ﴿۲﴾ اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا آدم **صَفِیُّ اللہ** علٰی نبیِّنا وعلیہ الصّلٰوۃ والسّلام کی لغزش کی توبہ قبول ہوئی ﴿۳﴾ اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا یونُس علٰی نبیِّنا وعلیہ الصّلٰوۃ والسّلام کی قوم کی توبہ قبول ہوئی ﴿۴﴾ اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا **ابراھیم خلیلُ اللہ** علٰی نبیِّنا وعلیہ الصّلٰوۃ والسّلام پیدا ہوئے ﴿۵﴾ اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا **عیسٰی روحُ اللہ** علٰی نبیِّنا وعلیہ الصّلٰوۃ والسّلام پیدا کئے گئے[1] ﴿۶﴾ اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا **موسٰی کلیمُ اللہ** علٰی نبیِّنا وعلیہ الصّلٰوۃ والسّلام اور اُن کی قوم کو نَجات ملی اور فرعون اپنی قوم سمیت غَرق ہوا[2] ﴿۷﴾ اسی دن حضرتِ سیِّدُنا **یُوسُف** علٰی نبیِّنا وعلیہ الصّلٰوۃ والسّلام کو قید خانے سے رِہائی ملی ﴿۸﴾ اسی دن حضرتِ سیِّدُنا **یونُس** علٰی نبیِّنا وعلیہ الصّلٰوۃ والسّلام مچھلی کے پیٹ سے نکالے گئے[3] ﴿۹﴾ سیِّدُنا **امامِ حُسین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو مَع شہزادگان و رُفقا تین دن بھوکا پیاسا رکھنے کے بعد اِسی **عاشورا** کے روز دشتِ کربلا میں نہایت بے رَحمی کے ساتھ شہید کیا گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ

[1]: الفردوس ج۱ ص۲۲۳ حدیث ۸۵۶۔ [2]: بُخارِی ج۲ ص۴۳۸ حدیث ۳۳۹۷،۳۳۹۸۔
[3]: فیض القدیر ج۵ ص۲۸۸ تحت الحدیث ۷۰۷۵۔

www.dawateislami.net

"یا حُسین" کے چھ حُرُوف کی نسبت سے مُحَرَّمُ الْحَرام اور عاشُوراء کے روزوں کے 6 فضائل

﴿۱﴾ **حُضُورِ** اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''رَمَضان کے بعد مُحَرَّم کا روزہ افضل ہے اور فَرض کے بعد افضل نَماز صَلٰوۃُ الَّیل (یعنی رات کے نوافِل) ہے۔'' (مسلم ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۳)

﴿۲﴾ **طبیبوں** کے طبیب، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحْمت نشان ہے: **مُحَرَّم** کے ہر دن کا روزہ ایک مہینے کے روزوں کے برابر ہے۔ (مُعجَم صغیر ج ۲ ص ۷۱)

یومِ موسیٰ علیہِ السَّلام

﴿۳﴾ حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما کا ارشادِ گرامی ہے، رسولُ **اللہ** صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب **مدینۃُ الْمُنَوَّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں تشریف لائے، یَہُود کو **عاشورے** کے دن روزہ دار پایا تو ارشاد فرمایا: یہ کیا دن ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو؟ عرض کی: یہ عظمت والا دن ہے کہ اِس میں **موسیٰ** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اُن کی قوم کو **اللہ** تعالٰی نے نجات دی اور فرعون اور اُس کی قوم کو ڈُبو دیا، لٰہذا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بطورِ شکرانہ اِس دن کا روزہ رکھا، تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: **موسیٰ** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی مُوافقت کرنے میں بہ نسبت تمہارے ہم زیادہ حقدار اور زیادہ قریب ہیں۔ تو **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود بھی روزہ رکھا اور اِس کا حکم بھی فرمایا۔ (مسلم ص ۵۷۲ حدیث ۱۱۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ جس روز **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کوئی خاص نعمت عطا فرمائے اُس کی یادگار قائم کرنا دُرُست و محبوب ہے کہ اس طرح اُس نِعمتِ عُظمٰی کی یاد تازہ ہوگی اور اُس کا شکر ادا کرنے کا سبب بھی ہوگا خود قراٰنِ عظیم میں ارشاد فرمایا:

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ (پ۱۳،ابرٰھیم:۵) ترجمۂ کنز الایمان: اور انھیں **اللہ** کے دن یاد دلا۔

صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد **محمد نعیم الدّین مُرادآبادی** علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ ''**بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ**'' سے وہ دن مُراد ہیں جن میں **اللہ** عزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں پر انعام کئے جیسے کہ بنی اسرائیل کے لئے مَنّ وسَلْویٰ اُتارنے کا دن، **حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے لئے دریا میں راستہ بنانے کا دن۔ ان اَیّام میں سب سے بڑی نِعمت کے دن **سیِّدِ عالَم** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **وِلادت ومِعراج** کے دن ہیں ان کی یاد قائم کرنا بھی اِس آیت کے حکم میں داخل ہے۔ (خزائنُ العِرفان ص۴۷۹ مُلَخّصاً)

عیدِ میلادُ النّبی اور دعوتِ اسلامی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُلطانِ مدینۂ منوّرہ، شَہَنشاہِ مکّۂ مُکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **یومِ وِلادت** سے بڑھ کر کون سا دن ''**یومِ اِنعام**'' ہوگا؟ بے شک تمام نعمتیں آپ ہی کے طُفیل ہیں اور آپ کا یومِ وِلادت تو عیدوں کی بھی **عید** ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے دنیا میں لاتعداد مقامات پر ہر سال **عیدِ مِیلادُ النَّبی** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم شاندار طریقے پر منائی جاتی ہے۔ ربیعُ الْاوّل شریف کی 12ویں شب کو عظیمُ الشّان **اِجتماعِ مِیلاد** کا اِنْعِقاد ہوتا ہے اور بِالْخُصوص میرے حُسنِ ظَن کے مُطابِق اُس رات دنیا کا سب سے بڑا ''اجتماعِ مِیلاد'' بابُ المدینہ کراچی میں مُنعقِد ہوتا اور **مَدَنی چینل** پر براہِ راست (Live) ٹیلے کاسٹ کیا جاتا ہے۔ عید کے روز مرحبایا مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دُھومیں مچاتے ہوئے بے شمار جُلوسِ میلاد نکالے جاتے ہیں جن میں لاکھوں عاشِقانِ رسول شریک ہوتے ہیں۔

عیدِ میلادُ النَّبی تو عید کی بھی عید ہے

بالیقیں ہے عیدِ عیداں عیدِ میلاد النّبی (وسائلِ بخشش ص۳۱۰)

عاشورا کا روزہ

﴿٤﴾ سَیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: ''میں نے سلطانِ دو جہان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کسی دن کے روزے کو اور دن پر فضیلت دے کر جُستجو (رغبت) فرماتے نہ دیکھا مگر یہ کہ عاشورے کا دن اور یہ کہ رَمَضان کا مہینا۔'' (بُخاری ج۱ص۶۵۷حدیث۲۰۰۶)

یہودیوں کی مخالفت کرو

﴿٥﴾ نبیِّ رَحْمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: یومِ عاشورا کا روزہ رکھو اور اِس میں یہُودیوں کی مخالفت کرو، اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔ (مُسنَد اِمام اَحمد ج۱ص۵۱۸حدیث۲۱۵٤) عاشورے کا روزہ جب بھی رکھیں تو ساتھ ہی نویں یا گیارہویں مُحرَّمُ الحرام کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے۔

﴿٦﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابوقَتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: مجھے اللہ پر گُمان ہے کہ عاشورے کا روزہ ایک سال قبل کے گُناہ مِٹا دیتا ہے۔ (مُسلِم ص۵۹۰حدیث۱۱۶۲)

سارا سال گھر میں برکت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 166 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''اسلامی زندگی'' صَفْحَہ 131 پر مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: مُحرَّم کی نویں اور دسویں کو روزہ رکھے تو بَہُت ثواب پائے گا، بال بچّوں کیلئے دسویں مُحرَّم کو خوب اچّھے اچّھے کھانے پکائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سال بھر تک گھر میں بَرَکت رہے گی۔ بہتر ہے کہ کِھچڑا پکا کر حضرتِ شہیدِ کربلا سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فاتِحہ کرے بَہُت مُجرَّب (یعنی فائدہ مند، مؤثِّر و آزمودہ) ہے۔ (اسلامی زندگی ص۱۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net